قرآن وحدیث کی روشنی میں اشتہار کی حدود

Limitations of Advertising in the Light of the Holy Quran and the Hadith

شہاب نعمت خان*

ڈاکٹر صاحبزادہ باز محمد**

Abstract

Advertising is a common thing in today's world. Everyone, whether he/she is owner of a company or a consumer, needs to use advertising. The owners use it because they want to promote their goods, services or company to increase their income, whereas the consumers require information about the goods and services to fullfil their needs and desires if they are financially in their reach. Islam demands from its followers to spend their complete lives according to its teachings and it should be concerned when they find anything new. In this connection this study discusses shariah ruling of the advertising first. Afterwards it limitations are mentioned which say: The Advertising itself is permissible and some of its basic forms were present at the advent of Islam. But, in the light of Islamic directives, the current ways of advertising should be limitised in proper bonderies. These bonds and limits are stated in this study. The summary of the study is presented in the end.

Keywords: Quran, Hadith, Advertising, Ishtihar, Islam.

یہ بات مسلمات میں سے ہے کہ جس چیز کی ضرورت انسان کو جس حد تک پڑتی ہے، اسی حد تک اس چیز کی اہمیت ہوتی ہے۔ اب ہوا اور پانی کو ہی لے لیجیے۔ یہ دونوں چیزیں انسان کے لیے بے حد ضروری ہیں، اس لیے ان کی اہمیت سے انکار بھی ممکن نہیں۔ موجودہ دور میں تاجر ہو یا صارف دونوں کو اشتہار سے واسطہ پڑتا ہے۔ تاجر اشتہار کو اپنی اشیاء کو فروغ دینے اور اپنی آمدنی بڑھانے کی غرض سے استعمال کرتا ہے، تو صارف اشتہار اس لیے استعمال کرتا ہے کہ وہ اپنی ضروریات، حاجات اور خواہشات پوری کرنے کے لیے نت نئی اشیاء اور طریقوں کو معلوم کرنا چاہتا ہے کہ اگر وہ اس کی مالی پہنچ میں ہوں تو وہ انہیں خریدے اور استعمال کرے۔ اب اسلامی تعلیمات مسلمانوں کے لیے یہ ہیں کہ ہر چیز کے بارے میں پہلے اسلامی حیثیت اور اس کی حدود کو معلوم کریں اور پھر اس کو استعمال کریں۔ اسی بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس مقالہ میں پہلے اشتہار کی شرعی حیثیت بیان کی گئی ہے۔ بعد ازیں اس کی حدود و قیود ذکر کی گئی ہیں اور مقالہ کے آخری حصہ میں پوری بحث کا خلاصہ ذکر کر دیا گیا ہے۔

اشتہار کی شرعی حیثیت

اپنی مصنوعات بیچنے کے لیے عوام کو ان مصنوعات کی طرف متوجہ کرنا کوئی نئی بات نہیں ہے، البتہ اس مقصد کے لیے استعمال ہونے والے طریقے ایجادات کی ترقی کی وجہ سے بڑھ چکے ہیں۔ پہلے پہل لوگوں کو فروخت کی جانے والی چیزوں کی طرف بلانے کے لیے یا تو افراد کو

---

* پی ایچ ڈی سکالر، جامعہ بلوچستان کوئٹہ، اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اسلامیات، بیوٹمز کوئٹہ

** سپروائزر، چیئرمین شعبہ اسلامیات، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ

اجرت پے رکھا جاتا تھا جو شہر یا قصبے میں گھوم پھر کر عوام کو اطلاع دیتے تھے کہ فلاں شخص فلاں چیز بیچنا چاہ رہا ہے اور خریدنے میں دلچسپی رکھنے والے اس سے یہ چیز فلاں جگہ پر خرید سکتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ تھا کہ کسی جگہ کو بازار کے لیے مختص کر دیا جاتا تھا اور وہاں بیچنے والے اپنی اشیاء کو سرعام کھول کر رکھ دیتے تھے کہ گزرنے والوں کی نظران پر پڑے اور وہ ان کو خریدنے آئیں۔

یہی طریقے حضرت محمد علیہ اَفضل الصلوات کے زمانہ مبارکہ میں رائج تھے اور آپ ؐ کو ان کا علم تھا، لیکن آپ ؐ نے کبھی ان کو منع نہیں فرمایا۔ اس لیے آپ علیہ التسلیمات کے سکوت کو اس سلسلے میں یوں سمجھا جائے گا کہ گویا کے آپ ؐ نے اجازت دی ہے۔[۱]

اس کی ایک اور دلیل وہ مشہور حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ علی الصلاۃ والتسلیم بازار میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی دکان کے پاس سے گزرے۔ وہ صحابی رضی اللہ عنہ غلہ فروخت کر رہے تھے اور انہوں نے اپنی بوریاں کھلی رکھی تھیں۔ آپ ؐ نے ان بوریوں میں سے ایک بوری میں اپنا دست مبارک داخل کیا، اس سے آپ ؐ کو یہ معلوم ہوا کہ غلہ کی اوپر والی تہ خشک ہے اور اس کے اندر والا غلہ گیلا ہے، اس لیے کہ آپ ؐ کا ہاتھ مبارک گیلا ہو گیا تھا۔ آپ ؐ نے اس دکاندار سے فرمایا: اے غلہ فروش! یہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: اے اللہ کے رسول! رات بارش ہو گئی تھی اس لیے یہ غلہ گیلا ہو گیا۔ آپ علیہ اشرف السلام نے فرمایا: آپ نے گیلا حصہ اوپر کیوں نہ کیا، تاکہ لوگوں کو پتہ چلتا کہ یہ غلہ سب خشک نہیں۔ پھر فرمایا: جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔[۲] اس حدیث میں آپ علیہ السلام اشتہار میں دھوکہ سے تو منع فرمایا، لیکن ان صحابی کا اپنے غلہ کو بیچنے کی غرض سے سب کے سامنے رکھنے سے منع نہیں فرمایا۔

مذکورہ بالا دو احادیث سے اس بات کو واضح کرتی ہیں کہ اشتہار اپنی ذات میں جائز امر ہے اور اس کے لیے جائز راستہ استعمال کرنے میں بھی چنداں مضائقہ نہیں۔

اشتہار کا حکم

اشتہار فقہی احکام کے اعتبار سے بذات خود مباح ہے، البتہ حالات و واقعات اور کیفیات سے کبھی تو یہ مستحب ہو گا، کبھی واجب ہو گا، کبھی حرام ہو گا اور کبھی مکروہ ہو گا۔ اس بات کی تفصیل یہ ہے۔ اگر اشتہار میں شرعی قواعد وضوابط کی پاسداری کی گئی ہو اور وہ محرمات، مکروہات وغیرہ سے پاک ہو اور تاجروں اور صارفین کی ضروریات بھی پوری کرے تو ایسا اشتہار مباح ہے اور جائز ہے۔[۳] اسی طرح وہ اشتہار جس میں ایسی چیز کا ذکر ہو جو مسلمانوں پر واجب ہو تو اس کا اشتہار واجب ہو گا، جیسے: قرآن کریم کی طباعت کے بارے اشتہار۔[۴] ایسے اشتہار جن میں ایسی چیز کی ترویج ہو جو مستحب ہے تو وہ اشتہار بھی مستحب ہو گا، جیسے مسواک کے حوالے سے اشتہار دیا جائے۔ نبی کریم علیہ اتم التسلیمات کا فرمان ہے: اگر مجھے لوگوں کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز سے پہلے مسواک کا پابند بناتا۔[۵] اگر اشتہار میں ایسی باتوں کا وجود ہو جو حرام ہیں تو وہ اشتہار بھی حرام ہو جائے گا۔ جیسے اشتہار میں بے پردہ عورتوں کو دکھایا جائے یا حرام اشیاء کی ترویج ہو۔[۶] اگر اشتہار میں مکروہ چیز کا ذکر ہو تو وہ اشتہار بھی مکروہ ہو جائے گا، جیسے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے اور پینے کی ترغیب دینا وغیرہ۔

۵۔اشتہار کی ممنوعات

اس عنوان کا مقصد یہ ہے کہ یہ بات واضح ہو کہ کون کون سی چیزیں ایسی ہیں جو شرعی اعتبار سے اشتہار کو ناجائز بنادیتی ہیں یا وہ کون سے چیزیں ہیں جن کا اشتہار کے اندر یا اس کو پھیلانے میں خیال رکھنا ضروری ہے۔

الف: جھوٹ سے پرہیز

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو زندگی کے ہر معاملہ میں سچ بولنے اور سچائی کا بول بالا کرنے کی دعوت دی ہے اور جھوٹ سے نفرت دلائی ہے۔ مگر تجارتی معاملات میں چونکہ اپنی اشیاء کو فروغ دینے اور آمدنی بڑھانے کے لیے یہ امکان زیادہ تھا کہ جھوٹ کا سہارا لیا جائے اس لیے اسلام نے خاص طور پر تجارت پیشہ افراد کو جھوٹ سے منع فرمایا ہے اور سچ کی ترغیب دی ہے۔ حضرت ابو سعید سعد بن مالک خدری رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ نبی کریم علیہ اشرف الصلوات نے فرمایا: سچا اور امانتدار تاجر قیامت کے دن نبیوں، صدیقین اور شہیدوں کے ہمراہ ہوگا۔[۷]

سچا تاجر اس مرتبہ تک کیوں کر پہنچا یہ ایک سوچنے کی بات ہے۔ سچا تاجر اس درجہ تک اس لیے پہنچا کیونکہ کاروباری معاملات میں سچائی اور امانتداری کو نظرانداز کرکے مال و دولت کمانے کے کئی مواقع آتے ہیں اور ان میں تاجر کو آزمایا جاتا ہے کہ وہ اللہ رب العزت کے احکام کو سامنے رکھتا ہے یا پھر دنیا کے عارضی اور فانی مال و دولت کے لیے سچ اور امانت کو چھوڑتا ہے۔ یہاں اسے دنیا اور مال و دولت میں اضافہ آنکھوں سے نظر آرہا ہوتا ہے جبکہ اللہ تعالی کے وعدے غیب کے پردے میں چھپے ہوتے ہیں۔ ان سب کے ساتھ ساتھ اگر وہ اللہ رب العزت کے احکام کو سامنے رکھتے ہوئے سچائی اور امانتداری کا دامن تھامے رکھتا ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی کی جانب سے یہ انعام ملتا ہے کہ وہ شخص انبیاء، صدیقین اور شہداء کا ساتھی بن جاتا ہے۔اس موقع پر یہ بات بھی ملحوظ رکھنے کی ہے کہ سچائی اور امانتداری ہی مسلمان تاجر کی اصلی صفت ہے۔اشتہار دینے والے ،اشتہار بنانے والے اور اشتہار کو نشر کرنے والے سب ہی تاجر ہیں، لہذا ان کو بھی اس صفت کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا۔

ب: حرام اشیاء کا اشتہار

اسلام کی خوبصورتی یہ ہے کہ اس نے ہر اس چیز کا حکم دیا ہے جو انسان کے لیے مصلحت اور خیر کا باعث ہو اور ہر ایسی چیز سے منع کیا ہے جو اس کے لیے نقصان دہ ہو۔اشتہار دینے میں مصلحت موجود ہے کہ لوگوں کو اشتہار دی جانے والی چیز کے بارے میں علم ہوتا ہے۔اس حوالہ سے تو وہ جائز ہے لیکن اس کے لیے اسلام نے یہ حد بھی رکھی ہے کہ جس چیز کو حرام کیا ہے اس کا اشتہار دینا بھی جائز نہیں۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

ویحل لھم الطیبات ویحرم علیھم الخبائث۔[۸]

اور اللہ تعالی ان کے لیے اچھی اچھی چیزیں حلال کرتے ہیں اور بری بری چیزیں حرام کرتے ہیں۔

اللہ جل جلالہ نے ہر اچھی چیز کو اس کے نفع کی بنیاد پر حلال کیا ہے اور ہر بری چیز کو اس کے ضرر کے باعث حرام قرار دیا ہے۔ہر وہ چیز جو برائی کی طرف لے جائے وہ بھی بری ہوگی۔اشتہار چونکہ مختلف چیزوں کو رواج دینے کا ذریعہ ہے اس لیے اگر وہ حرام چیز کو فروغ دے گا تو وہ خود

بھی حرام میں شامل شمار ہوگا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کاایک اور ارشاد ہے:

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الإثم والعدوان واتقوا اللہ إن اللہ شدید العقاب۔(۹)

اور نیکی اور پرہیزگاری کے معاملات میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو اور برائی اور دشمنی کے کاموں میں ایک دوسرے کی معاونت نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، بلاشبہ اللہ تعالی سخت عذاب والے ہیں۔

اللہ تعالی نے ایسے کاموں سے منع فرمایا ہے جس میں گناہ اور بغاوت میں تعاون ہو۔اس لیے جو اشتہار حرام اشیاء پر مشتمل ہوں اور ان کی ترویج کریں تو وہ بھی حرام ہوں گے، کیونکہ اس طرح سے ان میں حرام کی خرید وفروخت میں مدد حاصل کی جائے گی۔

ج: سفلی جذبات کو ابھارنے والے اشتہار

اللہ رب العزت نے مسلمان کو فضائل حاصل کرنے اور رذائل سے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔پاکدامنی اور اچھے اخلاق کی ترغیب دی ہے اور اچھے اخلاق ہی کی وجہ سے رسول اللہ علیہ اکرم الصلاۃ کی تعریف اپنی مبارک کتاب میں فرمائی ہے:

وإنک لعلی خلق عظیم۔(۱۰)

بے شک آپ ﷺ کو اخلاق کا اعلی مرتبہ حاصل ہے۔

وہ اعلی اخلاق جن کی طرف اسلام نے دعوت دی ہے، ایک یہ بھی ہے کہ ہر مسلمان خاص طور پر اور تمام انسان عام طور پر پاکدامن ہوں اور فواحش سے پرہیز کرنے والے ہوں۔اللہ کریم ان لوگوں کو ناپسند فرماتے ہیں جو فواحش میں مبتلا ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں کہ فحشاء رواج پائیں۔اللہ عظیم کا فرمان ہے:

إن الذین یحبون أن تشیع الفاحشة فی الذین آمنوا لھم عذاب ألیم فی الدنیا والآخرة واللہ یعلم وأنتم لاتعلمون۔(۱۱)

لاریب وہ لوگ جو یہ پسند کرتے ہیں کہ ایمان والوں میں فحشاء رائج ہو ان کے لیے دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

اس سے یہ معلوم ہوا کہ ایسی چیزوں کا اشتہار دینا جن سے سفلی جذبات کو ہوا ملتی ہو جائز نہیں۔

د: مرد وعورت کے اختلاط سے پرہیز

اسلام نے مرد وعورت کے اختلاط سے منع فرمایا ہے اور اسی لیے اللہ رب العزت نے مرد وعورت کے درمیان پردہ کے احکام جاری فرمائے ہیں۔حضور نبی کریم علیہ اکمل التسلیمات نے اپنے پیروکاروں کو شدت سے عورتوں کے ساتھ تنہائی میں ملنے سے منع فرمایا ہے۔حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ اُوسع الصلوات نے فرمایا: عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو! ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! آپ دیور کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: دیور تو موت

ہے۔(۱۲) دیور کا اپنی بھاوج سے اختلاط تو اور بھی زیادہ فتنہ میں مبتلا کرنے والا ہے، کیونکہ اس کا تو گھر میں آنا جانا زیادہ ہوتا ہے اور اس سے بے تکلفی بڑھنے اور گناہ میں مبتلا ہونے کا زیادہ امکان رہتا ہے۔ اس لیے دیور کو موت کہا گیا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اجنبی مرد اور اجنبی عورت کو علیحدگی میں ملنے سے انتہائی شدت سے منع فرمایا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ رسول اللہ علیہ اُعلی الصلاۃ کا ارشاد ہے: سن لو! کوئی (بیگانہ) مرد کسی (بیگانہ) عورت کے ساتھ علیحدگی میں نہ ملے ورنہ ان کے درمیان تیسرا شیطان ہوگا۔(۱۳)

ان مذکورہ بالا دو روایات سے اس بات کا علم ہوا کہ مردوں اور عورتوں کا بے محابہ اختلاط دیکھنا اور اس کو رواج دینے کی کوشش کرنا جائز نہیں۔

ہ: مرد و عورت کی ستر

شریعت اسلامیہ نے مرد و عورت دونوں کے لیے اپنی ستر کو چھپانے کا حکم دیا ہے اور دونوں کی ستر کی حدود بتائی ہیں۔ مرد کی ستر ناف سے لے کر اور گھٹنوں تک ہے۔ یہ ستر کسی کو دیکھانا ناجائز ہے۔ حضرت اُبو اُیوب اُنصاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت محمد سرور کائنات علیہ اعلی التسلیمات کو کہتے ہوئے سنا: گھٹنوں سے اوپر والا حصہ چھپانے کی چیز ہے اور ناف سے نیچے والا حصہ بھی چھپانے کے لیے ہے۔(۱۴)

عورت کی ستر سر سے لے کر پاؤں تک ہے سوائے ہاتھوں اور چہرے کے۔ یہ دونوں اعضاء ضرورت کے وقت اور جہاں فتنہ کا امکان نہ ہو وہاں کھلے چھوڑ سکتی ہے۔ حضرت اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے اپنی بہن حضرت اسماء رضی اللہ تعالی عنہا کو بتایا: اے اسماء! جب لڑکی بالغ ہو، تب اس کے لیے سوائے اس کے اور اس کے دیکھانا جائز نہیں اور آپ رضی اللہ عنہ نے چہرے اور ہاتھ کی طرف اشارہ کیا۔(۱۵)

جس طرح ستر کسی کو دیکھانا جائز نہیں اسی طرح ستر دیکھنا بھی جائز نہیں، چاہے مرد کی ستر ہو یا عورت کی۔ حضرت ابو سعید سعد بن مالک خدری رضی اللہ عنہ حضرت محمد سرور دو عالم علیہ اُعظم الصلوات کا فرمان نقل فرماتے ہیں: کوئی مرد دوسرے مرد کی ستر نہ دیکھے اور کوئی عورت دوسری عورت کی ستر نہ دیکھے۔(۱۶) اس حدیث سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مرد تو مرد کی ستر نہیں دیکھ سکتا اور عورت عورت کی ستر نہیں دیکھ سکتی، لیکن مرد عورت کی اور عورت مرد کی ستر دیکھ سکتا ہے، بالکل غلط ہے، کیونکہ جب مرد مرد کی ستر نہیں دیکھ سکتا اور عورت عورت کی ستر نہیں دیکھ سکتی، باوجود یہ کے دونوں کے اعضاء ایک جیسے ہیں اور شہوت کا امکان کم ہے، تو مختلف جنس آپس میں ایک دوسرے کو کیسے دیکھ سکتے ہیں جبکہ اعضاء مختلف ہیں اور شہوت کا امکان بھی زیادہ ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ اشتہار میں مرد یا عورت کی ستر دیکھنا اور دیکھانا دونوں حرام ہیں۔ اس سے اشتہار بنانے والوں کو پرہیز کرنا ضروری ہے۔

و: عورت کی آواز

عورت کی آواز صحیح قول کے مطابق ستر نہیں بشرطیکہ ضرورت کے وقت اجنبی سنیں۔ الفقہ الِاسلامی وأدلتہ میں ہے: راجح قول کے مطابق عورت کی آواز ستر نہیں ہے۔(۱۷) لیکن اگر عورت کی آواز میں ترنم ہو، نرمی ہو اور اس کو خوبصورت بنانے کے لیے کھینچا جائے تو ایسا کرنا اور ایسی آواز کا سننا دونوں جائز نہیں ہوں گے۔(۱۸)

اس سے یہ بات واضح ہوئی کے ایسے اشتہار جن میں عورت کی آواز میں ترنم، نرمی اور لے پائی جائے وہ جائز نہیں ہوں گے۔ نہ تو ان کا بنانا جائز ہو گا اور نہ ہی ان کو سننا اور نشر کرنا جائز ہو گا۔

ز: انسانی جسم کی اہانت

اشتہار ایسا ہونا چاہیے جس میں انسان اور اس کے جسم کو منفی طور پر استعمال نہ کیا جائے۔ دور حاضر میں جس انسان کو بھی اشتہارات سے واسطہ پڑتا ہے چاہے اشتہار بصری آلات سے متعلق ہو، سماعی آلات سے یا پھر ان کا تعلق تحریری اشتہار سے ہو، تو وہ ایک چیز محسوس کرتا ہے کہ اخلاقی قدروں اور انسانی وجود کی قیمت میں کمی واقع ہوئی ہے، کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اپنی مصنوعات، خدمات اور اداروں کی ترویج کے لیے عورت کے جسم کو منفی طور پر استعمال کیا جاتا ہے اور لوگوں کو عورت کے جسم کی طرف مائل کر کے اپنی اشیاء دیکھائی جاتی ہیں۔ شریعت اسلامیہ نے ہر انسان اور اس کے جسم کو قطع نظر اس کے مذہب کے، بلند و بالا مرتبہ عطا فرمایا ہے۔ اللہ رب العزت قرآن کریم میں فرماتے ہیں:

ولقد کرمنا بنی آدم وحملناھم فی البر والبحر ورزقناھم من الطیبات وفضلناھم علی کثیر ممن خلقناتفضیلا۔ (۱۹)

تحقیق ہم نے عزت بخشی بنی آدم کو اور اس کو سوار کیا خشکی اور سمندر میں اور اس کو اچھی اچھی چیزیں بطور رزق دیں اور کافی فضیلت دی بہت ساری ایسی چیزوں پر جن کو ہم نے پیدا کیا۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

لقد خلقنا الانسان فی أحسن تقویم۔ (۲۰)

لا محالہ ہم نے انسان کو سب سے خوبصورت سانچے میں ڈھالا ہے۔

عورت کا جسم جس کے بارے میں اسلام نے پردے اور چھپانے کا حکم دیا ہے، جب مختلف اشتہارات میں اسے ایک مادی چیز (Material Object) کی طرح سامنے لایا جاتا ہے اور اس کا مقصد صرف اور صرف شیطانی نگاہوں کو اپنی طرف مائل کرنا ہوتا ہے، جس کی طرف حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یوں اشارہ کیا ہے: عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ (۲۱) اور اس کی آڑ میں اپنی مصنوعات، خدمات یا اداروں کو فروغ دیا جاتا ہے تو یہ انسان اور اس کا جسم اس عزت اور تکریم کے مرتبہ سے گر جاتا ہے جس کا ذکر اللہ تعالی مذکورہ بالا دو آیات فرمایا ہے۔

ح: اشتہار میں دوسری مصنوعات کی مذمت

اسلام کے سکھائے ہوئے اعلی اخلاق میں سے اور خود انسانی اعلی اقدار کا بھی یہ تقاضا ہے کہ انسان اپنے اوپر دوسرے انسان کو ترجیح دے اور اس کی بھلائی کا سوچے۔ اللہ رب العزت نے اسی وصف کو بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کی تعریف کی ہے۔ ارشاد باری ہے:

ویؤثرون علی أنفسھم ولو کان بھم خصاصة ومن یوق شح نفسه فأولئک ھم المفلحون۔ (۲۲)

اور وہ دوسروں کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں باوجود یہ کہ وہ خود فاقہ میں ہی کیوں نہ ہوں۔ اور جو اپنی جان کی لالچ سے محفوظ کر لیے گیے وہی لوگ ہیں فلاح پانے والے۔

ایثار اخلاقیات کے باب میں انتہائی محمود اور اعلی وصف ہے جس کی طرف انسان کو ہر پل دعوت دی جاتی ہے۔ اگر ہم دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح نہیں دے سکتے تو کم از کم ان کے لیے وہی تو پسند کر سکتے ہیں جو ہم اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔ اس لیے شریعت اسلامیہ نے ہمیں دوسروں کے لیے بھی وہی پسند کرنے کا حکم دیا ہے جو ہم اپنے لیے پسند کرتے ہیں۔ حضرت اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی کریم صلاۃ اللہ علیہ وسلامہ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کے وہ اپنے بھائی (یا فرمایا: اپنے ہمسائے) کے لیے بھی وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (۲۳)

اس حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوئی کہ ایمان کی تکمیل کے لیے ہر مسلمان کو اپنے مسلمان بھائی یا پڑوسی کے لیے ویسی ہی چیز پسند کرنا ہو گی جیسی وہ خود اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ اسی سے محبت، خیر خواہی اور مہربانی سے بنا معاشرہ تشکیل پائے گا۔

اسلام نے ہمیشہ صحت مند مقابلہ کی نہ صرف اجازت دی ہے بلکہ اس پر ابھارا بھی ہے۔ سورہ مطففین میں جب جنت کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا تو اس کے بعد اہل ایمان کو جنت اور اس کے عالی درجات کے حصول کے لیے مقابلہ کے لیے کہا گیا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی کا مبارک ارشاد گرامی ہے:

وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون۔ (۲۴)

اور اس میں (جنت کے حصول کے لیے) مقابلہ کرنے والے مقابلہ کریں۔

لیکن مقابلہ کے دوران اپنی کامیابی کے حصول کے لیے دوسروں پر کیچڑ اچھلنا اور ان کی مصنوعات اور خدمات کی کمیاں اور کوتاہیاں ڈھونڈنا اور بیان کرنا جائز نہیں۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے:

ولاتلمزوا أنفسکم۔ (۲۵)

اور (آپس میں) اپنے عیب تلاش نہ کرو۔

اسی کے ساتھ ارشاد ہے:

ولاتجسسوا۔ (۲۶)

اور کسی کی ٹوہ میں نہ رہو۔

یہ کمی چونکہ مروجہ اشتہارات میں کافی حد تک نظر آتی ہے اس لیے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ بنیادی بات تو یہ ہے کہ ہر کمپنی کو اپنی مصنوعات اور خدمات وغیرہ کی کمیاں اور کوتاہیاں دور کرنی چاہیں نہ کے اپنی کمیاں چھپا کر اور دوسروں کی کمیاں اجاگر کی جائیں تا کہ لوگ ان کی مصنوعات اور خدمات کی طرف متوجہ ہوں اور انہیں خریدیں یا استعمال کریں۔

ط: اسلامی عقائد کے منافی اشتہار

اشتہار بناتے اور اس کو نشر کرتے وقت اسلامی تعلیمات کی روشنی میں جن چیزوں کے اشتہار سے نہ صرف پرہیز ضروری ہے، بلکہ ان کی

مخالفت لازم ہے، وہ ہیں جو اسلامی عقائد کے خلاف ہوں یا ان کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہوں۔ جیسے جوئے اور لاٹری کے اشتہارات، یا نجومیوں کے اشتہارات، یا ایسے پروگرامز کے اشتہارات جن میں اسلام کے خلاف سرگرمیاں ہوں، کیونکہ جب اسلام ان سب اشیاء کو حرام قرار دیتا ہے تو ان سب کی دعوت دینے اور اس کی اطلاع دینے کو بھی جائز نہیں سمجھتا۔

ی۔اشتہار میں اسراف

اشتہار کی اس حد تک تو ضرورت مسلم ہے کہ عوام تک کسی مصنوع، خدمت یا ادارے وغیرہ کی اطلاع پہنچ جائے، یا اس کے ملنے کی جگہ کی طرف رہنمائی ہو جائے، یا اس کی خصوصیات یہ فوائد کا لوگوں کو علم حاصل ہو۔ان ضروریات کے حصول کی حد تک اشتہار پر پیسہ لگانے اور پھر وہی رقم مصنوع وغیرہ کی لاگت میں شامل کرنے کی اجازت ہے، لیکن اگر اشتہار میں بے جا پیسے خرچ کیے جائیں اور اس کو جاذب نظر اور مبالغہ آمیز بنایا جائے اور اس پر خرچ ہونی والی رقم کو اصل لاگت کا حصہ بنا کر عوام سے اس کی قیمت وصول کی جائے تو اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا، کیونکہ یہ اسراف ہے اور اسراف حرام ہے۔اللہ رب واحد کا ارشاد ہے:

ولا تسرفوا إنه لا يحب المسرفين۔(۲۷)

اور اسراف نہ کرو، کیونکہ اللہ تعالی اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتے۔

اسی طرح اشتہار میں اسراف اور بے جا خرچ کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اپنی آمدنی بڑھائی جائے اور اس کے لیے مسلمانوں کی ضرورت پورا کرنے کے ساتھ ساتھ کچھ غیر ضروری چیزوں کے اخراجات اس کی اصل قیمت میں شامل کرکے ان سے وصول کیے جائیں۔ اگر تمام خریدنے والوں کو اس بات کا علم ہو جائے تو وہ کبھی بھی اس کی اجازت نہیں دیں گے کہ چیز کی اصل قیمت کے ساتھ کچھ روپے ان سے صرف اس لیے زیادہ لیے جا رہے ہیں کہ فلاں ماڈل وغیرہ کو اشتہار کا حصہ بنایا گیا تھا اور اس ماڈل کی اجرت دی تھی اور اب اس اجرت کو اس چیز کی قیمت میں شامل کیا گیا ہے۔ حضرت محمد علیہ صفوۃ التسلیمات کا دو ٹوک ارشاد ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ اشرف الصلاۃ نے فرمایا: کسی مسلمان کا مال اس کی دلی خوشی کے بغیر حلال نہیں۔(۲۸)

ک:اشتہار میں تصاویر

اشتہار میں تصویر استعمال کرنا جائز ہے یا ناجائز یہ جاننے سے پہلے تصویر کے بارے میں اسلامی حکم جاننا ضروری ہے۔ تصویر تین طرح کی ہوتی ہے:

۱۔ مجسمہ

۲۔ کپڑے اور کاغذ پر بنی تصویر

۳۔ ٹی وی کی تصویر یا ڈیجیٹل تصویر

۱۔ مجسمہ

مجسمہ کی حرمت پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب نے تکملة فتح الملهم میں اس باب میں موجود تمام احادیث اور صحابہ

کرام علیہم رضوان اللہ تعالی کے آثار نقل کرنے اور ائمہ اربعہ کی آراء ذکر کرنے اور ان پر سیر حاصل بحث کرنے کے بعد لکھا ہے: حاصل پوری گزشتہ بحث کا یوں ہے کہ اگر جسم والی تصویر ہو تو اس کے بنانے کی ممانعت پر ائمہ اربعہ رحمھم اللہ تعالی کا اجماع ہے۔(۲۹)

۲۔ کپڑے اور کاغذ پر بنی تصویر

غیر مجسم تصویر جو کے کپڑے اور کاغذ وغیرہ پر بنی ہو تو اس کے حرام ہونے اور ممانعت کے بارے میں ائمہ ثلاثہ متفق ہیں،البتہ علمائے مالکیۃ میں سے اکثر اس کے مکروہ تحریمی ہونے کے قائل ہیں، جبکہ مالکیۃ میں سے بعض حضرات اس کو جائز سمجھتے ہیں۔(۳۰)

۳۔ ٹی وی کی تصویر یا ڈیجیٹل تصویر

ٹی وی کی تصویر یا ڈیجیٹل تصویر کے بارے میں کچھ علماء کی رائے یہ ہے کہ اس میں اور کپڑے اور کاغذ پر بنی تصویر میں کچھ فرق نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ یہ دوسری تصاویر کی طرح حرام اور ناجائز ہے،(۳۱) جبکہ کچھ علماء کرام کا ماننا یہ ہے کہ ٹی وی اور ڈیجیٹل کیمرہ کی تصویر کی مشابہت چونکہ عکس سے زیادہ ہے،اس لیے یہ عکس کے حکم میں ہے اور جائز ہے۔ مفتی صاحب فرماتے ہیں: ٹی وی اور ویڈیو اگر تمام منکرات سے پاک ہوں تو کیا ان کو دیکھنا اس وجہ سے حرام ہوگا کہ وہ دونوں تصویر ہیں؟ اس سوال کے بارے میں اس ضعیف بندے، اللہ تعالی اس کو در گزر فرمائیں، کی ایک رائے ہے اور وہ اس لیے کہ حرام تصویر جو اس طرح سے نقش کی گئی ہو یا تراشی گئی ہو کہ اس کی صفت یہ ہو کہ وہ کسی چیز پر استقرار پکڑے اور ثابت ہو، یہی وہ تصویر ہے جس کو کفار مکہ عبادت کے لیے استعمال کرتے تھے۔ رہی وہ تصویر جس کو نہ استقرار ہو اور نہ ہی وہ ثابت ہو اور نہ ہی وہ کسی چیز پر مستقل طور پر نقش کی گئی ہو، تو یہ تصویر سے زیادہ سایے سے مشابہت رکھتی ہے۔ یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ٹی وی اور ویڈیو کی تصویر کسی بھی مرحلے پر استقرار نہیں پکڑتی الا یہ کہ وہ تصویر فلم کی ہیئت میں ہو۔ ڈیجیٹل کیمرہ کے اندر کوئی تصویر نہیں ہوتی، بلکہ وہ تو برقی اجزاء ہوتے ہیں جو کیمرے سے اسکرین کی طرف منتقل ہوتے ہیں اور اپنی اصلی ترتیب پر ظاہر ہوتے ہیں اور پھر فناء ہوتے ہیں اور اسکرین سے وہ صورت بھی زائل ہو جاتی ہے۔ اس لیے اس تصویر پر کیمرے کے اندر محفوظ کرنے کی صورت میں بھی کوئی تصویر نہیں ہوتی، جو مستقل اور دائمی ہو۔ لہذا اس ڈیجیٹل تصویر کو مستقل تصویر کا حکم دینا مشکل ہے۔(۳۲)

لہذا اس پوری بحث کا لب لباب یہ ہے کہ اگر تصویر مجسمہ کی صورت میں ہو تو بالاتفاق حرام اور ناجائز ہے اور اگر کپڑے، کاغذ یا کسی اور چیز پر بنی ہوئی ہو تو ائمہ ثلاثہ اور مالکیہ کے اکثر علمائے کرام کے مطابق حرام اور ناجائز ہو گی اور بعض مالکیہ کے مطابق اس کی گنجائش ہو گی۔ ٹی وی، ویڈیو اور ڈیجیٹل تصویر کے متعلق کچھ علماء کی رائے ناجائز کی ہے، جبکہ کچھ علماء اس کی اجازت دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا تفصیل کے تناظر میں اشتہار میں موجود تصویر کی شرعی حیثیت یوں ہو گی کہ اگر وہ تصویر مجسمہ کی صورت میں ہے تب تو بالاتفاق ناجائز اور حرام ہے اور ایسا اشتہار بھی جائز نہیں ہو گا۔ اور اگر وہ تصویر کاغذ وغیرہ پر پرنٹ کی صورت میں ہے تو ائمہ ثلاثہ اور اکثر مالکیہ کے نزدیک یہ بھی ناجائز ہو گی، لیکن بعض مالکیہ کی رائے کو سامنے رکھتے ہوئے اس کی گنجائش ہو گی، اگرچہ احتیاط پھر بھی اس کے ناجائز کے قول کو اختیار کرنے میں ہے۔ اور اگر اشتہار ٹی وی، ویڈیو اور ڈیجیٹل تصویر پر مشتمل ہے تو بعض علمائے کرام کے نزدیک اس کی اجازت نہیں

ہو گی، جبکہ دیگر بعض اس کی اجازت دیتے ہیں۔

بہر صورت یہ تو نفس تصویر کا حکم ہے اگر اس اشتہار میں تصویر کے علاوہ کوئی اور مفسدہ پایا گیا تو اس کا حکم اس مفسدہ کی وجہ سے الگ ہو گا۔

ل: اشتہار میں مبالغہ آرائی

کسی بھی اشتہار میں مبالغہ آرائی جو اسے خلاف حقیقت یا جھوٹ کے زمرے میں شامل کرے جائز نہیں ہو گی۔ بے جا مبالغہ آرائی کرنے والوں کے حوالے سے آنحضرت علیہ اعلی السلام نے فرمایا: مبالغہ آرائی کرنے والے ہلاک ہو گئے۔[۳۳] اس کی شرح میں علامہ نووی کا قول تکملة فتح الملهم میں نقل کیا گیا ہے کہ 'المتنطعون' سے مراد وہ لوگ ہیں جو بہت گہرائی میں جانے والے ہوں، غلو کرنے والے ہوں اور اپنے اقوال وافعال میں حدود سے گزرنے والے ہوں۔[۳۴] یہ بات ان لوگوں سے پوشیدہ نہیں جن کا واسطہ اشتہار سے پڑتا ہے کہ آج کل کے اشتہار میں مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے۔ جیسے ڈسپرین اور پیناڈول کے وقفے میں آتا ہے کہ دو گولی سے درد سے فوری آرام، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ آرام آنے کے لیے کچھ وقت ضرور لگتا ہے۔ یا اسی طرح رنگ گورا کرنے والی کریمز کے وقفوں میں یہ دیکھایا جاتا ہے کہ ایک ہفتے یا دو ہفتے میں بالکل کالا چہرہ سفید ہو جاتا ہے۔ لہذا اشتہار میں اس طرح کے مبالغہ آمیز کلمات سے پرہیز کرنا چاہیے کہ یہ دھوکے اور جھوٹ کے زمرے میں بھی آتے ہیں۔

م: قانون کی پاسداری

اشتہار بناتے اور نشر کرتے وقت اس بات کو یقینی بنانا بھی لازمی ہے کہ جس ملک میں اشتہار چلایا جا رہا ہے وہ اس ملک کے قوانین کی خلاف ورزی نہ کرتا ہو، کیونکہ اللہ تعالی نے مسلمانوں کو اپنے حکمرانوں کی ان باتوں میں فرمان برداری کا امر دیا ہے جو اللہ سبحانہ وتعالی اور اس کے رسول علیہ صلوات اللہ وبرکاتہ کی نافرمانی پر مبنی نہ ہوں۔ اللہ رب کریم کا ارشاد ہے:

یاایها الذین آمنوا أطیعوا الله وأطیعوا الرسول وأولی الأمر منکم۔[۳۵]

اے ایمان والو! اللہ عظیم کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں وارد اقوال میں سے راجح قول کے مطابق یہاں 'حکم والوں' سے مراد حکمران ہی ہیں۔[۳۶] فقہائے کرام نے لکھا ہے کہ امام کی اطاعت ان باتوں میں جو گناہ نہیں ہیں، واجب ہے۔[۳۷]

اس سے معلوم ہوا کہ اگر حکمران مباح امور میں سے کوئی قانون بنا دیں تو اس کی اطاعت واجب ہو گی۔ اس لیے اشتہار بناتے اور نشر کرتے وقت ملکی قوانین کی پاسداری ضروری ہو گی۔

نتائج

ا۔ اشتہار اپنی ذات میں مباح ہے اور شرعی طور پر جائز ہے، البتہ اس کے اندر استعمال ہونی والی باتوں کے اعتبار سے کبھی وہ مباح ہو گا، کبھی مستحب، کبھی واجب، کبھی حرام اور کبھی مکروہ۔

۲۔اشتہار کو سچائی پر مبنی ہو اور اس میں جھوٹ سے پرہیز ہو۔

۳۔ حرام اشیاء کا اشتہار جائز نہیں۔

۴۔ سفلی جذبات ابھارنے والے اشتہار سے پرہیز لازم ہے۔

۵۔ مرد و عورت کا اختلاط دکھانا جائز نہیں۔

۶۔ مرد و عورت کی ستر دیکھنا اور دکھانا دونوں حرام ہیں۔

۷۔ عورت کی آواز اگر ضرورت کے لیے ہو تو جائز ہے، لیکن ترنم کے ساتھ یا نرم لہجے میں تاکہ لوگ مائل ہوں جائز نہیں۔

۸۔انسانی جسم قابل عزت ہے اس کی اہانت اور توہین جائز نہیں۔

۹۔اشتہار میں دوسروں کی مصنوعات کی مذمت جائز نہیں۔

۱۰۔اسلامی عقائد کے منافی اشتہار روا نہیں۔

۱۱۔اشتہار پر اسراف بھی جائز نہیں۔

۱۲۔اشتہار میں تصاویر اگر مجسمہ کی صورت میں ہوں تو بالاتفاق ناجائز، اگر کپڑے یا کاغذ پر پرنٹ ہوں تو ائمہ ثلاثہ اور مالکیہ کے راجح قول کے مطابق ناجائز اور اگر ٹی وی، ویڈیو یا ڈیجیٹل تصویر ہو تو بعض علماء اس کو جائز جبکہ بعض دیگر اسے ناجائز کہتے ہیں۔

۱۳۔اشتہار میں مبالغہ آرائی جائز نہیں۔

۱۴۔اشتہار میں ملکی قوانین کی پاسداری لازمی ہے۔

حوالہ جات

۱۔ الصلاحین، عبد المجید، الإعلانات التجاریۃ أحکامھا وضوابطھا فی الفقہ الإسلامی، مجلۃ الشریعۃ والقانون، جامعۃ الإمارات العربیۃ المتحدۃ، ۱۴۲۵ھ، ۲۰۰۴ء، العدد: ۲۱، ص: ۳۵

۲۔الترمذی، أبو عیسی محمد بن عیسی، السنن، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۳، ص: ۶۰۶

۳۔الحولی و أبو مخدۃ، ماھر حامد و سالم عبد اللہ، الضوابط الشرعیۃ للإعلانات التجاریۃ، د: الجامعۃ الإسلامیۃ غزہ، ۱۴۳۰ھ، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۲

۴۔ حوالہ بالا

۵۔ متفق علیہ، بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، ط: دار ابن کثیر بیروت، ۱۴۰۷ھ، ۱۹۸۷ء، ج: ۱، ص: ۳۰۳، مسلم، مسلم بن الحجاج قشیری، الجامع الصحیح، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۱، ص: ۲۲۰

۶۔الحولی و أبو مخدۃ، ماھر حامد و سالم عبد اللہ، الضوابط الشرعیۃ للإعلانات التجاریۃ، د: الجامعۃ الإسلامیۃ غزہ، ۱۴۳۰ھ، ۲۰۰۹ء، ص: ۱۲

۷۔الترمذی، محمد بن عیسی، السنن، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۳، ص: ۵۱۵

۸۔ سورۃ الأعراف، رقم الآیۃ: ۱۵۷

۹۔ سورۃ المائدۃ، رقم الآیۃ: ۳

۱۰۔ سورۃ القلم، رقم الآیۃ: ۴

۱۱۔ سورۃ النور، رقم الآیۃ: ۱۹

۱۲۔ الترمذی، محمد بن عیسی، السنن، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۳، ص: ۴۷۴

۱۳۔ حوالہ بالا، ج: ۴، ص: ۴۶۵

۱۴۔ الزیلعی، جمال الدین أبو محمد عبد اللہ بن یوسف، نصب الرأیۃ لأحادیث الھدایۃ، ط: مؤسسۃ الریان للطباعۃ والنشر بیروت/دار القبلۃ للثقافۃ الإسلامیۃ جدۃ، ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۷ء، ج: ۱، ص: ۲۹۷

۱۵۔ السجستانی، أبو داؤد سلیمان بن أشعث، السنن، ط: دار الکتاب العربی بیروت، س ن، ج: ۴، ص: ۱۰۶

۱۶۔ مسلم، مسلم بن الحجاج قشیری، الجامع الصحیح، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۱، ص: ۲۶۶

۱۷۔ الزحیلی، وہبہ، الفقہ الإسلامی وأدلتہ، ط: دار الفکر سوریۃ دمشق، س ن، ج: ۱، ص: ۶۵۵

۱۸۔ حوالہ بالا کا حاشیہ اور تفسیر روح المعانی میں ہے: وأما عند الحنفیۃ فقال الإمام ابن الھمام: صرح فی النوازل أن نغمۃ المرأۃ عورۃ ولذا قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم التکبیر للرجال والتصفیق للنساء فلا یحسن أن یسمعھا الرجل۔ الالوسی، أبو الفضل محمود، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۱۸، ص: ۱۴۶

۱۹۔ سورۃ الاسراء، رقم الآیۃ: ۷۰

۲۰۔ سورۃ التین، رقم الآیۃ: ۳

۲۱۔ ابن أبی شیبہ، أبو بکر عبد اللہ بن محمد، المصنف فی الأحادیث والآثار، ط: مکتبۃ الرشد الریاض، ۱۴۰۹ھ، ج: ۷، ص: ۱۰۶

۲۲۔ سورۃ الحشر، رقم الآیۃ: ۹

۲۳۔ مسلم، مسلم بن الحجاج قشیری، الجامع الصحیح، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، س ن، ج: ۱، ص: ۶۷

۲۴۔ سورۃ المطففین، رقم الآیۃ: ۲۶

۲۵۔ سورۃ الحجرات، رقم الآیۃ: ۱۱

۲۶۔ سورۃ الحجرات، رقم الآیۃ: ۱۲

۲۷۔ سورۃ الأنعام، رقم الآیۃ: ۱۴۱

۲۸۔ دار قطنی، أبو الحسن علی بن عمر، السنن، دار المعرفۃ بیروت، ۱۳۸۶ھ، ۱۹۶۶ء، ج: ۳، ص: ۲۶

۲۹۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، تکملۃ فتح الملھم شرح الصحیح لمسلم، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۶ء، ج: ۱۰، ص: ۱۳۸

۳۰۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، تکملۃ فتح الملھم شرح الصحیح لمسلم، ط: دار إحیاء التراث العربی بیروت، ۱۴۲۶ھ، ۲۰۰۶ء، ج: ۱۰، ص: ۱۳۸

۳۱۔ جماعۃ من علماء الھند، فتاوی دار العلوم دیوبند، ۱۴۳۹ھ، http://www.darulifta-deoband.com/home/ur/Waqf-Mosque-Madrasa/158806 تاریخ اخذ: ۱۵۔۰۱۔۲۰۱۹، فتوی نمبر: ۱۵۸۸۰۶۔ مفتاحی، مفتی محمد شعیب اللہ خان، کیمرہ، ٹی وی اور ویڈیو کی تصاویر علمائے عرب کی نظر میں، ط: شعبہ تحقیق واشاعت بنگلور، ۱۴۲۹ھ، ص: ۳۶

۳۲۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، تکملۃ فتح الملھم شرح الصحیح لمسلم،ط: داراحیاء التراث العربی بیروت،۱۴۲۶ھ،۲۰۰۶ء،ج:۱۰،ص:۱۴۳، تبویب دارالإفتاء جامعہ دارالعلوم کراچی،۱۴۲۷ھ،رجسٹر نمبر:۴۳،فتوی نمبر:۸۷۸

۳۳۔ مسلم، مسلم بن الحجاج قشیری،الجامع الصحیح،ط:داراحیاء التراث العربی بیروت، س ن،ج:۴،ص:۲۰۵۵

۳۴۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، تکملۃ فتح الملھم شرح الصحیح لمسلم،ط: داراحیاء التراث العربی بیروت،۱۴۲۶ھ،۲۰۰۶ء،ج:۱۱،ص:۴۰۰

۳۵۔ سورۃ النساء، رقم الآیۃ: ۵۹

۳۶۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، تکملۃ فتح الملھم شرح الصحیح لمسلم،ط: داراحیاء التراث العربی بیروت،۱۴۲۶ھ،۲۰۰۶ء،ج:۹،ص:۲۶۲

۳۷۔ عثمانی، مفتی محمد تقی، تکملۃ فتح الملھم شرح الصحیح لمسلم،ط: داراحیاء التراث العربی بیروت،۱۴۲۶ھ،۲۰۰۶ء،ج:۹،ص:۲۶۸